تقریر

تقریر بابت اہل بیت
وقت 5-7 منٹ

سیرت حضرت اُمِّ کلثوم بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى (طٰہٰ:56)

ترجمہ: اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تمہیں لوٹا دیں گے اور اسی سے تمہیں ہم دوسری مرتبہ نکالیں گے۔

تمہاری صبح حسین ہو رُخ سحر کی طرح
تمہاری رات منور ہو شب قمر کی طرح
کوئی بہشت کا پوچھے تو کہہ سکو ہنس کر
کہ وہ خوب جگہ ہے ہمارے گھر کی طرح

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان سیرت حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر ایک ہستی ہمارے لیے قابل تکریم و تعظیم ہیں۔ اُن کی سیرت و سوانح سے ہمیں کچھ نہ کچھ سبق ضرور ملتا ہے۔
حضرت اُمِّ کلثوم بنت محمد رضی اللہ عنہا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کی تیسری صاحبزادی تھیں۔ آپؓ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے ایک سال اور حضرت زینبؓ سے چار سال چھوٹی تھیں اور حضرت فاطمۃ الزہرہؓ سے ایک سال اور بعض روایات کے مطابق چھ یا سات سال بڑی تھیں۔ آپؓ نے آغوشِ نبوت میں پرورش پائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو اُمُّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہی آپ کی تینوں صاحبزادیوں یعنی حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ اور حضرت اُم کلثومؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی جب کہ دیگر کئی خواتین نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی اور ہجرت مدینہ تک آپؓ اپنے والد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور والدہ حضرت خدیجہؓ کے ہمراہ مکہ میں ہی مقیم رہیں۔ حضرت اُمِّ کلثوم اپنی کنیت کی وجہ سے ہی تاریخ میں مشہور ہیں اور ان کے اصل نام کا علم نہیں۔

(مواہب اللدنیہ جلد 3 صفحہ 199 مصر)

سامعین! آپؓ کا نکاح عرب کے عام رواج کے مطابق چھوٹی عمر میں عتیبہ سے ہوا۔ اس زمانے میں ابو لہب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف نہ تھا۔ لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان کیا تو وہ اور اس کی بیوی اُمِّ جمیل آپ کی جان کے دشمن ہو گئے۔ جب بھی آپ گلی سے گزرتے تو اُمِّ جمیل آپؐ کے راستے میں کانٹے بچھا دیتی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں زخمی ہو جاتے مگر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لیتے اس پر مخالفین کا غصہ اور بھی بڑھ جاتا۔ اسی اسلام دشمنی کی وجہ سے ابو لہب نے اپنے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کو کہا کہ میرا اُٹھنا اور بیٹھنا تمہارے ساتھ حرام ہے اگر تم نے اس (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹیوں کو طلاق نہ دی۔ اس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بیٹیوں کو ایک ہی وقت میں طلاق دی گئی یہ پہلا بڑا صدمہ تھا جو اسلام دشمنی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا۔

(ازواج مطہرات و صحابیات صفحہ 247)

طلاق کے بعد حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا اپنے والد حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ رہنے کے لیے واپس چلی گئیں۔ کئی سال تک وہ اپنی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ گھر میں رہیں۔ اس وقت سے آپؐ کے خاندان پر مشکلات کا دور شروع ہوا۔ دشمن آپؐ کے خاندان کا گھیراؤ کر چکے تھے۔ ان دنوں آپؐ کو ان لوگوں کے شر سے پناہ لینے کے لیے شعب ابی طالب گھاٹی میں رہنا پڑا۔ یہ آپؐ کا خاندانی درّہ تھا جو کہ دو پہاڑوں کی اوٹ میں تھا۔ بائیکاٹ کا یہ زمانہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان نے یہاں گزارا۔ اس زمانہ میں حضرت اُمّ کلثومؓ اپنی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہؓ کے ہمراہ اس جگہ پر رہیں- انہوں نے یہ اڑھائی تین سال کا عرصہ بہت صبر کے ساتھ گزارا۔ اس زمانہ میں غذا کی کمی رہی۔ جب مقاطعہ ختم ہوا تو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ جو کہ بڑی عمر ہونے کی وجہ سے بہت کمزور ہو چکی تھیں رمضان المبارک 10 نبوی میں وفات پا گئیں۔ حضرت زینبؓ کی شادی ہو چکی تھی اور والدہ کی وفات سے گھر میں حضرت اُمِّ کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ اکیلی رہ گئی تھیں۔ شعب ابی طالب کی مشکلات اور طلاق کی تکلیف کے بعد یہ دوسرا صدمہ تھا حضرت اُمِّ کلثومؓ کو اپنی والدہ کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔

(ازواج مطہرات وصحابیات صفحہ 247)

سن 622ء میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ سے روانہ ہو کر مدینہ ہجرت کر گئے اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کو اپنی بیٹیوں حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مدینہ لانے کے لیے بھیجا۔ حضرت زیدؓ نے اپنے ساتھ حضرت زینبؓ بنتِ رسولؐ کو بھی لے کر جانا چاہا لیکن کفار قریش نے ان کو آنے نہ دیا۔ حضرت رقیہؓ اپنے شوہر حضرت عثمان بن عفانؓ کے ساتھ اس سے پہلے ہی حبشہ اور پھر بعد میں مدینہ ہجرت کر چکی تھیں۔ حضرت زیدؓ بن حارثہ خاموشی اور حکمت عملی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کو مدینہ لے آئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہلِ خانہ کو حضرت حارثہ بن نعمانؓ کے گھر میں ٹھہرایا۔

(طبقات الکبریٰ جلد 8 صفحہ 165)

مدینہ میں مسلمانوں کی زندگی نسبتاً بہتر تھی۔ مدینہ میں ہی حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا نے جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح کا مشاہدہ کیا۔ بدقسمتی سے جنگ کے دوران ہی انہیں اپنی بڑی بہن حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کی افسوس ناک خبر ملی۔ حضرت رقیّہ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ بہت غمگین رہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے تسلّی دینے کی کوشش کی تو حضرت عثمانؓ کہنے لگے کہ مَیں اپنی محرومیٔ قسمت پر جتنا غم کروں کم ہے، رقیّہ جیسی بیوی مجھ سے بچھڑ گئی اور خاندان رسالت سے میرا رشتہ ٹوٹ گیا۔

بعد ازاں 3 ہجری میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت جبریلؑ کے ذریعہ مجھے حکم دیا ہے کہ اپنی بیٹی اُمِّ کلثومؓ کا نکاح آپ کے ساتھ کر دوں۔ چنانچہ یہ شادی ہو گئی اور اس طرح حضرت عثمانؓ 'ذوالنّورین' یعنی دونوروں والے کہلائے۔

حضرت ابنِ عباسؓ سے ایک روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا نے مجھے بذریعہ وحی بتایا ہے کہ میں اپنی دو معزز بیٹیوں کی شادی عثمانؓ سے کروں۔

(مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 92 بیروت)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم وحی الٰہی کی بناء حضرت عثمانؓ کو مسجد کے دروازے پر ملے اور فرمایا اے عثمان! یہ جبرائیل ہے جس نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ نے آپ کا نکاح اُمّ کلثوم سے رقیّہ کے مہر کے برابر اور انہی جیسی مصاحبت پر کر دیا ہے۔

(ابن ماجہ افتتاح الکتاب فی الایمان وفضائل الصحابة)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت اُمّ کلثومؓ کی شادی کے موقع پر آپؐ نے اپنی خادمہ اُمّ ایمنؓ سے فرمایا کہ میری بیٹی کو تیار کرو اور اسے دلہن بنا کر عثمانؓ کے پاس لے جاؤ اور اس کے آگے دف بجاتی جانا، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔

(الکامل لابن عدی جلد 5 صفحہ 134 بیروت)

حضرت عثمانؓ نے ہمیشہ حضرت اُم کلثومؓ کا خاص خیال رکھا اور ان کے لیے ہمیشہ اچھے لباس اور اچھے کھانے کا انتظام کیا۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اُمِّ کلثوم کو ریشم کی دھاری دار چادر پہنے دیکھا۔

(بخاری کتاب اللباس)

سامعین! حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! میرے خاوند بہتر ہیں یا فاطمہؓ کے؟ پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر فرمایا تیرا خاوند اُن افراد میں سے ہے جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اور اُس کا رسولؐ بھی اُسے چاہتے ہیں۔ آپؓ واپس جانے لگیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس بلایا اور فرمایا کہ مَیں نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے کہا، آپؐ نے یہ فرمایا ہے کہ میرا خاوند اُن لوگوں میں سے ہے جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اور اُس کا رسول اُس سے محبت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا! ہاں ٹھیک کہتی ہو اور مَیں اِس پر زائد یہ کہتا ہوں ’’مَیں جنت میں داخل ہوا اور اُس میں تیرے خاوند سے مقام و مرتبہ میں برابر کسی اور صحابی کو نہیں دیکھا۔‘‘

(اہل بیت رسولؐ از حافظ مظفر احمد صفحہ 273)

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھ سال تک رہیں۔ آپؓ کی اُن سے کوئی اولاد نہیں تھی۔

سامعین! حضرت ام کلثومؓ 9 ہجری میں فوت ہوئیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا جنازہ خود پڑھایا اور قبر کے کنارے تشریف فرما ہو کر اپنی موجودگی میں تدفین کروائی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی اُم کلثومؓ کی وفات پر تجہیز و تکفین کا انتظام اپنی نگرانی میں کروایا۔ حضرت لیلیٰ بنت القثقفیہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں ان عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے حضرت اُمّ کلثومؓ کو ان کی وفات پر غسل دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہ بند کے لیے کپڑا دیا پھر قمیص، اوڑھنی اور اُوپر کا کپڑا۔ اس کے بعد اُن کو ایک اور کپڑے میں لپیٹ دیا گیا۔ وہ بتاتی تھیں کہ غسل کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کے پاس کھڑے تھے۔ حضورؐ کے پاس سارے کپڑے تھے اور آپؐ باری باری ہمیں پکڑا رہے تھے۔

(مسند احمد جلد 6 صفحہ 380)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اُمّ کلثومؓ قبر میں رکھی گئی تو رسول خداؐ نے یہ آیت تلاوت کی جو خاکسار نے تقریر کے ابتدا میں تلاوت کی تھی یعنی مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ (طٰہٰ:56)

ترجمہ: اس سے ہی ہم نے تم کو پیدا کیا اور اس میں تمہیں دوبارہ لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوسری دفعہ نکالیں گے۔

حضرت اُمِّ کلثوم کی وفات پر حضرت عثمان کے اخلاص اور وفا کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے تم سے بیاہ دیتا۔

(المعجم الکبیر لطبرانی جلد 22 صفحہ 436)

حضرت اُمِّ کلثوم کو اُن کی بہن حضرت رقیہ بنت محمد رضی اللہ عنہا کی قبر کے پاس جنت البقیع میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡